السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے اپنی بیوی سے حالت حیض میں یا حیض یا نفاس سے پاک ہونے کے بعد اور غسل کرنے سے قبل لاعلمی میں وطی کرلی تو کیا اس پر کفارہ ادا کرنا لازم ہے؟ اور وہ کفارہ کتنا ہے؟ اگر اس وطی سے عورت حاملہ ہو جائے تو اس جماع کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا بچہ حرامی کہلائے گا؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

حائضہ سے اس کی شرمگاہ میں وطی کرنا حرام ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

وَيَسـَٔلونَكَ عَنِ المَحيضِ قُل هُوَ أَذًى فَاعتَزِلُوا النِّساءَ فِى المَحيضِ وَلا تَقرَبوهُنَّ حَتّىٰ يَطهُرنَ ... ﴿٢٢٢﴾... سورة البقرة

"اور تجھ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دے وہ ایک طرح کی گندگی ہے۔ سو حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو اوران کے قریب نہ جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں۔"

اور جس نے ایسا کیا اس پر لازم ہے کہ وہ اللہ سے استغفار کرے۔ اس کی جناب میں توبہ کرے اور اپنے اس جرم کے کفارہ کے طور پر نصف دینار صدقہ کرے۔ جیسا کہ احمد اور اصحاب سنن نے عمدہ سند کے ساتھ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جس نے بحالت حیض اپنی بیوی سے جماع کیا فرمایا:

"يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ، أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ"[1]

"کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔"

ان دو کفاروں میں سے جونسا بھی تو ادا کرے تجھے کافی ہوگا۔ ایک دینار کی مقدار سعودی جنیہ کے ساتھ حصوں میں سے چار حصے (7/4) ہے پس اگر سعودی جنیہ کی قیمت مثلاً ستر ریال ہے تو آپ پر بیس ریال یا چالیس ریال بعض فقراء پر صدقہ کرنا لازم وضروری ہے۔ اور آدمی کے لیے عورت سے طہر کے بعد یعنی خون حیض رک جانے کے بعد وطی کرنا جائز نہیں جب تک کہ وہ غسل نہ کرلے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلا تَقرَبوهُنَّ حَتّىٰ يَطهُرنَ فَإِذا تَطَهَّرنَ فَأتوهُنَّ مِن حَيثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ... ﴿٢٢٢﴾... سورة البقرة

"اوران کے قریب نہ جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں۔ پھر جب وہ غسل کرلیں توان کے پاس آؤجہاں سے تمھیں اللہ نے حکم دیا ہے۔"

اس آیت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حائضہ سے وطی کرنے کی اجازت نہیں دی جب تک اس کا خون حیض بند نہ ہو جائے اور وہ غسل کر کے پاکی نہ حاصل کرلے لہٰذا جس نے غسل سے پہلے اس سے جماع کیا وہ گناہ گار ہوا۔ اور اس پر کفارادا کرنا لازم ہوا اور اگر عورت بحالت حیض یا انقطاع حیض اور غسل سے قبل جماع کی صورت میں حاملہ ہو جائے تو اس کے بچے کو حرامی نہیں کہا جائے گا بلکہ وہ جائز اور شرعی بچہ ہے۔ (سعودی فتویٰ کیمٹی)

---

[1] صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (264)۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## عورتوں کے لیے صرف

### صفحہ نمبر 131

محدث فتویٰ